کیا فرماتے ہیں علماے کرام اس مسئلہ کے بارے میں

کہ اگر کوئی شخص بندوق کی گولی سے شکار کریں اور گولی چلاتے وقت تکبیر بھی پڑے تو مارا ہوا شکار حلال ہے یا حرام، گولی کو حلت صید میں تیر کا حکم حاصل ہے یا نہیں؟

مفتی ابراھیم صاحب افریقاوالوں نے اس کے جواز کا فتوای دیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

گولیوں کے ذریعہ کیے گئے شکار میں شرعاً کچھ تفصیل ہے اور وہ درجِ ذیل ہے:

گولی کی دو قسمیں ہیں:

(الف) گولی کی پہلی قسم: جو محدّد اور نوک دار نہ ہو جیسے پستول کی گولی یا گول چھرے والا کار توس، اس سے کئے ہوئے شکار کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے، بعض علماء کرام نے اسے حلال کہا ہے، لیکن جمہور احناف کا قول یہ ہے کہ اس سے کیا ہوا شکار حلال نہیں، لہٰذا جب تک شرعی طریقہ سے اس کو ذبح نہ کیا جائے اس سے اجتناب کرنا لازم ہے

(ب) گولی کی دوسری قسم: جو محدّد اور نوک دار ہو جیسے کلاشنکوف، جی تھری اور تھری ناٹ تھری وغیرہ کی گولی یا نوک دار چھرے والا کارتوس اس میں چونکہ زخم کھولنے اور "خزق" یعنی چھید کر پار ہونے کی صلاحیت موجود ہے لہٰذا یہ بھی آلاتِ جارحہ میں داخل ہو کر اس کا حکم تیر ہی کا حکم ہے، اور اس سے کیاہوا شکار بالاتفاق حلال ہے، یعنی اگر "بسم اللہ" پڑھ کر چھوڑی جائے اور شکاری کے پہنچنے سے پہلے جانور اس کے ذریعے مرجائے تو وہ حلال ہوگا۔ کما ھو حکم السھم فی عامۃ الکتب (تبویب: ۲۰۳/۸۰) ۔۔۔۔۔ واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۵ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ مطابق ۱۵ جولائی ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۵/۹/۱۴۳۴ھ